© rasailojaraid.com

سید عبدالحلیم اثر افغانی، تخت بھائی مردان

شیخ سعد اللہ بنی اسرائیلی لاہوری

"بنی اسرائیلی" سے مراد افغانی ہے

المعارف لاہور کی اشاعت ماہ جولائی ۱۹۷۰ء کے صفحہ ۹ تا ۱۸ پر ایک مضمون بہ عنوان "شیخ سعد اللہ بنی اسرائیلی لاہوری" شائع ہوا ہے۔ پیش نظر مضمون کے صفحہ ۱۲ سطر ۸ سے صفحہ ۱۳ کی سطر ۱۷ تک یعنی دونوں صفحات کی کل ۳۳ سطروں میں جو بیان کیا گیا ہے چونکہ وہ خلاف واقعہ اور غلط ہے اس لیے اس کی تصحیح کی خاطر درج ذیل چند سطور میں اصل حقیقت کی وضاحت کی جاتی ہے۔ جہاں تک شیخ سعد اللہ کے تفصیلی سوانح کا تعلق ہے وہ کسی دوسرے صحبت میں نذر کیے جائیں گے۔ (عبدالحلیم اثر)

فاضل مضمون نگار حافظ ظہور احمد اظہر تحریر فرماتے ہیں :

بہر حال شیخ کا تعلق برصغیر کے ایک نومسلم گروہ سے تھا۔ جو "بنی اسرائیلی" کہلاتے تھے اور جن کا یہود سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ جیسا کہ "بنی اسرائیلی" کی نسبت سے بظاہر سمجھا جاتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوتی بھی ہے . . .

فاضل مضمون نگار اور اس کے پیشرو دوسرے اصحاب نے ان خیالات کا اظہار اس لیے کیا ہے کہ ان کو اس افغان قوم کی تاریخ کا علم نہیں ہے، جس افغان قوم نے برصغیر پاک و ہند کے گوشہ گوشہ تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اور اس سرزمین پر نو سو سال حکومت بھی کی۔ اور اس پورے عرصہ میں یہاں کے نامور افغانوں میں عالم۔ فقیہہ۔ مہندس۔ قاضی۔ مفتی۔ محرر۔ شاعر۔ ادیب۔ مورخ۔ مؤلف اور مصنف سبھی طرح کے لوگ ہو گزرے ہیں۔ انھوں نے مختلف فنون میں کمال کا درجہ حاصل کیا تھا۔ ان کی دو حیثیتیں تھیں۔ ایک فنی اور دوسری نسبی۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنھوں نے ابی نواس کے قول اغنانی ادبی عن نسبی کے مصداق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے نسب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اور بعض نے من بدّل نسبہ فقد بدل دینہ کے مصداق اپنے نسب کا اظہار کیا ہے۔ اگر کسی افغان نسل کے بزرگ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے نسبی امتیاز کا بھی ذکر کیا ہے تو اسے علم تاریخ کے مخصوص شعبہ علم الانساب کے معلومات کی روشنی میں حل کرنے کی ضرورت تھی۔ تاکہ حضرت شیخ سعداللہ جو ایک جلیل القدر مسلم خاندان کا فرد تھا اسے ایک نومسلم گروہ کا فرد ظاہر نہ کیا جاتا۔

آئیے وہ قوم جو اپنے آپ کو "بنی اسرائیلی" کہتی ہے اس کی تاریخ پر مختصراً نظر ڈالیں۔ وہ قوم "خویشکی" کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ اس کے قدیم تاریخی قبائل کی کل تعداد ۴۰۵ ہے۔ ان میں سے ۵۲ قبائل وہ ہیں، جو میینی اور غلزائے کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں ۳۴۰۰ ق م میں اسی میینی خاندان کے لوگوں نے سرزمینِ مصر کے ۲۲ حکمران خاندانوں میں سے سامی نسل کی سب سے پہلی حکومت بنائی تھی۔ نینوا کا شہر اسی قوم نے تعمیر کیا تھا۔ حضرت یونسؑ اور حضرت ذوالکفل اسی قوم میں سے تھے۔ ۲۷۰۰ ق م میں موہنجوداڑو کا شہر اسی قوم نے تعمیر کیا تھا۔ شہر ٹھٹھہ اسی قوم کے آثار میں سے ہے۔

(۱) اس کے علاوہ ۱۲۷ قبائل وہ ہیں جو کہ [یقطان = جقطان = قحطان - کہطان = کہتان] کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ۲۳۰۰ ق م میں یہ لوگ سرزمین برصغیر پاک و ہند۔ بابل اور چین میں تھے۔ سرزمین چین میں اسی خاندان کے لوگوں نے جو حکومت بنائی تھی، اس خاندان کی حکومت کا ۲۰۸۵ ق م میں خاتمہ ہوا تھا جس کے اصول حکمرانی کی تعریف کنفیوشس نے بھی کی ہے۔

(۲) کل ۴۰۵ قبائل میں سے ۲۲۶ قبائل وہ ہیں، جن کا مورثِ اعلیٰ [فلج - بلج - بلھ = بلس = بلس - بلوچ -] بیلج] بیان کیا گیا ہے اور اسی کے نام کی نسبت سے اس نسل کے لوگ [بلوص، بلوس بلوچ، بلوش] کہلاتے ہیں۔ ان بلوص قبائل میں سے ۳۱ قبائل وہ ہیں، جو ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ (الف) ان ۳۱ میں سے ۱۲ بنی اسماعیلؑ کی نسل کے ہیں، جو کہ بنی اسماعیل اور بنی ہاجرہ دونوں ناموں سے یاد کیے جاتے ہیں۔ اور آگے چل کر اسماعیلؑ کے ہر ایک فرزند کے لوگ اپنے اپنے مورثِ اعلیٰ کے نام سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔ جیسے قیدارؑ ابن اسماعیلؑ کی نسل کے لوگ قیداری = کیداری = کدری = خدری کیتوری کیتوری کے ناموں سے بھی یاد کیے گئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے نام کی نسبت سے ہاجری - ہاجر - آگر (آگرہ) کے ناموں سے بھی یاد کیے گئے ہیں۔ مہابھارت کا ایک قبیلہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیداری بھی قبیلہ تھا۔ ہندوؤں کے پاس چار وید وں میں سے یجر وید اسی قبیلہ کی کتاب ہے۔ افغانستان اور برِّ صغیر پاک و ہند میں لاتعداد ایسے قبائل ہیں، جو افغان کہلاتے ہیں۔ حالانکہ افغان نسل سے نہیں ہیں بلکہ بنی اسماعیل کی نسل سے ہیں۔ جبکہ افغان نسلاً بنی اسرائیل ہیں۔ برِّ صغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ویشی۔ ڈوما کی نسل کے لوگوں کا ذکر ملتا ہے۔ جبکہ ویشی ویشان نسلاً کیداری بنی اسماعیلی ہیں اور ڈوما لوگ دوما ابن اسماعیل کی نسل کے لوگ ہیں اور اب مجہول النسب سمجھے جاتے ہیں۔

(ب) ابراہیمی نسل کے ۳۱ قبائل میں سے ۱۲ قبیلے یعقوبؑ ابنِ اسحاقؑ ابنِ ابراہیمؑ کی نسل سے ہیں یعقوبؑ کا لقب اسرائیل تھا اس وجہ سے اس نسل کے ۱۲ قبائل کے لوگ بنی اسرائیل کہلاتے۔ قرآن مجید کی آیت ہے اثنتی عشرۃ اسباطاً امماً ط اس اعتبار سے بنی اسرائیل کے ۱۲ قبائل میں سے ہر ایک قبیلہ ایک الگ اُمّت ہے۔ ان میں سے مثال کے طور

(۱) ایک اُمّت وہ ہے جو یہوداؑ ابنِ یعقوبؑ کی نسل سے ہے۔ یہودی۔ جہودی کہلاتے ہیں۔ اور ۶۰۰ ق م میں بابل کی قید سے رہائی کے بعد واپس فلسطین چلے گئے تھے۔ اس قبیلہ کے لوگ افغانستان اور برِّ صغیر پاک و ہند کی طرف نہیں آئے۔ اس اعتبار سے برِّ صغیر پاک و ہند میں بنی اسرائیلی لوگ تو ہیں لیکن وہ جو نسلاً یہودی بنی اسرائیلی ہیں، وہ بحیثیت قوم موجود نہیں ہیں اور نہ آئے ہیں۔

(۲) دوسری اُمّت وہ ہے۔ جو حضرت یوسفؑ ابنِ یعقوب علیہ السّلام کی نسل کے لوگ ہیں۔ [1] اس نسل کے لوگ اسپین اور ایران میں اسپاسی۔ اسپہ۔ اسپ کہلائے۔ [اسپین اور سپانیہ ان کے نام کی طرف منسوب بتایا گیا ہے] اور برِّ صغیر پاک و ہند میں یوسفزئی (اسپاسی) کہلاتے ہیں۔ اسپہ [یوسفزئی] خاندان کے لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ لیکن یہودی نہیں ہیں۔

(۳) اسی طرح لاویؑ ابنِ یعقوب کی نسل کے لوگ ہیں۔ جو لوئیلے، اور لوئی زیبی کہلاتے ہیں۔ یہ بھی بنی اسرائیل ہیں لیکن یہودی نہیں ہیں۔

---

[1] افغان مورخین کی ایک دوسری روایت کے مطابق اسپاسی = اسپہ نسل کے لوگ یوسف ابنِ یعقوب کے نہیں بلکہ آصف ابن سبرخیا کی نسل میں سے ہیں اور اس اعتبار سے یہ لوگ بھی بنجامن نسل کے لوگ ہیں۔ لیکن ان میں سے پہلا قول زیادہ معتبر مانا گیا ہے۔ (ناشر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) دان ابنِ یعقوبؑ کی نسل کے لوگ ہیں۔ جو دانی کہلاتے ہیں اور برصغیر میں بکھرے ہوئے ہیں۔

(۵) ان میں سے ایک امت وہ ہے جو بنیامینؑ (برادرِ یوسفؑ) ابن یعقوبؑ کی نسل کے لوگ ہیں۔

اس بنیامینی نسل میں سے بزمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام [۹۶۳ ق م تا ۹۲۳ ق م] ایک تاریخی شخصیت افغنہ کے نام سے ہو گزری ہے، جس کی نسل کے لوگ افغان کہلاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ افغان نسلاً بنیامینی (بنجامنی) بنی اسرائیلی تو ہیں۔ لیکن یہودی نہیں۔ اور اگر یہودیت کو ایک مسلک قرار دیا جائے تو اس اعتبار سے بھی افغان قوم کے لوگ نسلاً اور مذہباً دونوں اعتبارات سے یہودی نہیں ہیں۔

افغان قوم کے لوگ جو اپنے مورثِ اعلیٰ بنیامین کے لحاظ سے ابراہیمی نسل کے ۳۱ قبائل میں سے اہم کی ایک ذیلی شاخ ہے۔ آج ذاتی طور پر اس اہم قوم کی ذیلی شاخ افغان نسل کے لوگ ۲۷۲ قبائل پر منقسم ہیں۔ لیکن اس ۲۷۲ قبائل میں بھی کل افغان یا بنی اسرائیلی نسل کے لوگ نہیں ہیں۔ بلکہ قحطانی اور اسماعیلی اور بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل کے دوسرے چھ بھائیوں (از نسل قطورا زوجہ ابراہیمؑ) کی نسل کے لوگ بھی شامل ہیں۔ اور اس اعتبار سے آج افغان ایک خاص نسلی نام نہیں ہے بلکہ ایک اصطلاحی نام بن گیا ہے۔ جس میں پشتون نسل کے غیر افغان قبائل بھی شامل ہیں۔

"افغان" جو ایک قبائلی اور نسلی نام تھا آج کل ایک اصطلاحی نام ہے، جس میں قحطانی نسل، اسماعیلی اور مدیانی نسل کے علاوہ اسرائیلی نسل کے دوسرے گیارہ قبائل کے لوگ بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی ہیں جیسے مینی اور غلزائی وغیرہ اور یہ سب افغان کہلاتے ہیں۔ اس تاریخی پسِ منظر کی روشنی میں پشتون قوم کے وہ عالم اور رہنما جو حقائق پر نظر رکھتے ہیں، جب وہ اپنے آپ کو افغان کہتے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیتے ہیں کہ کیا وہ افغان کے نام سے یاد کیے جانے والے گروہ میں قحطانی ہے؟ اگر وہ قحطانی ہے تو وضاحت کرتا ہے کہ میں کڑلانی ہوں۔ خوشحال خان خٹک کہتا ہے ؎

کڑلانی څه نور شراب چکلی نه دی دا مستی وارہ به جامِ الستی کا

(کڑلانی نے کوئی دوسری شراب نہیں چکھی۔ یہ تمام مستی جامِ الستی کی وجہ سے ظہور میں آتی ہے)

اور اگر یعقوبؑ ابن اسحاقؑ کی نسل سے ہے تو اپنے آپ کو سڑبن [بنی سارام] کی نسل کا کہتا ہے۔ عبدالرحمٰن بابا کہتا ہے ؎

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بو کتاب په سړبن کبن چا او نکړ ـ یے "رحمانه" چه ئے اوکړ دا حدیث

(بنی سارا - سڑبن کے جملہ ذیلی قبائل میں کسی نے کتاب نہیں لکھی بغیر عبدالرحمٰن کے جس نے یہ حدیث بیان کیا ہے)۔

لیکن آپ کو علم ہوگا کہ [بنی سارا - سڑبن] میں اسرائیلی نسل کے علاوہ عیصوؑ ابن اسحاقؑ کی نسل کے لوگ بھی موجود ہیں - جو بنی سارا - سڑبن] ہیں - لیکن اسرائیلی نہیں ہیں - اس نقطہ کے پیش نظر افغان قوم کے بعض بزرگ جب اپنے نام کے ساتھ سڑبنی لکھتے ہیں تو ساتھ ہی بنی اسرائیل بھی لکھتے ہیں تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ یہ شخص بنی سارا میں سے عیصوؑ کے نہیں بلکہ یعقوبؑ کی نسل کا ہے۔

افغانستان اور برصغیر پاک وہند میں افغان قوم کے جتنے لوگ ہیں وہ دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ سَمَل اور گار - ان میں سے سمل سے مراد بنی اسماعیل کے بارہ قبائل کے لوگ ہیں اور ایک افغان عالم، بزرگ اور مورخ کے لیے یہ وضاحت کرنا لازم ہوتا ہے کہ آیا وہ سمل یعنی اسماعیلی ہے یا گار یعنی اسرائیلی اور قحطانی - اور اگر اسرائیلی ہے تو اس صورت میں کیا وہ دانی ہے - لوئیک ہے - اسپہ ہے - بنجامن ہے اور اگر بنجامن ہے تو کیا اسپہ ہے - یا افنسہ اور یرکی ہے - یا ارمارا (ارمڑ) ہے۔

افغان قوم کے بزرگ سنہ ۹ ہجری میں اسلام لائے ہیں - وہ اپنے آپ کو بنی اسرائیلی کہتے چلے آئے ہیں اور اس اعتبار سے نو مسلم نہیں ہیں - بلکہ قدیم الاسلام ہیں - بنی اسرائیلی کے جو قبائل سنہ [illegible] ق م سے لے کر سنہ [illegible]ء تک اس سرزمین میں وارد ہوتے ہیں، ان میں مسلم اور غیر مسلم دونوں موجود ہیں - برصغیر پاک وہند میں آج بھی بے شمار بنی اسرائیلی قبائل موجود ہیں - جو کہ مشرک اور ہندو ہیں - لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ شریمان کرشنا" کے پجاری بھی اپنے آپ کو "بنی اسرائیلی" نہیں کہتے - حالانکہ شریمان کرشنا جی ایک بنی اسرائیلی اوتار ہے - "نارد جی" بنی اسرائیلی اوتار ہے - افغان مشاہیر نے اپنے ناموں کے ساتھ "بنی اسرائیلی" کے نسبتی نام کا اضافہ اس لیے کیا ہے کہ اسی افغان قوم میں گار = اسرائیلی] کے مقابلہ میں افغان ہی کے نام سے سمل = اسماعیلی بھی موجود تھے۔

یہ بات کہ بنی اسرائیلی کا نسبتی نام افغان علماء اور مشائخ اپنے ناموں کے ساتھ لکھتے چلے آ رہے ہیں اور اس اعتبار سے شیخ سعد اللہ بنی اسرائیلی "درحقیقت افغان علماء اور مشائخ کے طبقہ کا ایک جلیل القدر عالم اور بزرگ تھا - اس سلسلہ میں دو مثالیں بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میاں محمد عمر کا بیان

حضرت میاں محمد عمر چمکنی نقشبندی جو ۱۰۸۵ھ میں سرزمین پنجاب میں دریائے راوی کے مغربی کنارے پر واقع قصبہ فریدآباد میں میاں محمد ابراہیم کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ نسلاً شمال مغربی سرحد کے قبائلی علاقہ باجوڑ کے قبیلہ موسیٰ خیل سے تھے۔ "فریدآباد" میں جب ان کا والد ماجد فوت ہوا تو ان کو اپنے نانا ملک محمد سعید کے ساتھ موضع چمکنی (ضلع پشاور) آکر یہاں مقیم ہونا پڑا تھا۔ سنہ ۱۱۹۰ھ میں موضع چمکنی ہی میں وہ فوت ہوئے۔ یہاں پر آپ کا مزار ہے، اور اسی مناسبت سے حضرت میاں محمد عمر چمکنی کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ کی تالیفات میں سے شمائل النبی بزبان پشتو کو خاص شہرت حاصل رہی ہے اس کتاب کا وہ قلمی نسخہ جو ۱۱۲۷ھ کا تحریر کردہ ہے اور اس وقت پشاور شہر کے محلہ بالا مانی میں جناب سید فضل صمدانی بنوری مدظلہ، کے مدرسہ رفیع الاسلام کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس میں حضرت میاں محمد عمر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

محمد عمر ابن ابراہیم بنی اسرائیلی سڑبنی شمائل راوړه
په پښتو ږبه - چه طالبان ئې په لوست شي خوشحال

(محمد عمر بن ابراہیم بنی اسرائیلی سڑبنی نے شمائل النبی تحریر کیا پشتو زبان میں۔ تاکہ طالب علم اس کے پڑھنے سے خوشحال ہوں)

اخوند محمد شعیبؒ کا بیان

حضرت اخوند حافظ محمد شعیب گیلانی قادری (متوفی ۱۲۳۲ھ) جو کہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت اخوند حافظ ملا محمد (خان) ابن طاؤ در خان قادری (متوفی ۱۲۰۶ھ) کے مرید تھے۔ آپ نے "مراۃ الاولیاء" کے نام سے ایک کتاب تالیف کی ہے۔ اس کتاب کے ۲۲ × ۱۸/۴ سائز کے کل ۳۸۰ صفحات ہیں اور ہر ایک صفحہ میں ۱۹ سطر ہیں۔ اس کا جو قلمی نسخہ صدیق اللہ ابن مجید اللہ ابن عبدالمجید ابن محمد عزیز (برادر اخوند محمد شعیبؒ) نے ۱۳۲۱ھ میں نقل کیا ہے۔ اور یہ قلمی نسخہ ضلع مردان کے موضع طورو میں حضرت مولانا میر عبداللہ قادری مرحوم کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہاں اس کتاب کے صفحہ ۹۷ کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"این فقیر حقیر خاکپائے کبیر و صغیر عاصی وجانی (محمد شعیب گیلانی) غفر اللہ تعالیٰ عنہ دست بوداین گنج انوار و مخزن اسرار پیشوائے شریعت و رہنمائے حقیقت و مخزن معرفت بحر عرفان۔ حافظ قرآن حضرت محمد بنی اسرائیلی سٹربنی قدس اللہ سرہ و نور اللہ مضجعہ، زدہ و خدمت کفش مبارک آن صاحب کردہ و باجازت دُو سلسلہ یکے عالیہ نقشبندیہ طیفوریہ صدیقیہ۔ و دیگر متبرکہ قادریہ جنیدیہ عالیہ مشرف شدہ وفات ایشان در ماہ ربیع الثانی شب پنجشنبہ بیست و ششم ماہ مذکور وقت نماز عشاء سال ہزار دو صد و شش ہجری بود و قبر مبارک در کلر ڈیرا است و آن موضع است از توابع عمرزائے و عمرزائے دہ است از دہ ہائے "ہشت نگر""

اخوند حافظ ملا محمد ابن ملا دور خان جو ایک جلیل القدر بزرگ ہونے کے علاوہ محقق، عالم اور مصنف بھی تھے، انھوں نے اپنی بے شمار تالیفات میں اپنا نام "محمد بنی اسرائیل سٹربنی" لکھا ہے۔ جبکہ آپ نسلاً قوم سٹربن کی ذیلی شاخ [غوری = گاگڑ] کی ذیلی شاخ ماموں زائی کی ذیلی شاخ عمرزائی سے تھے۔

مندرجہ دستاویزی شہادتوں کے پیشِ نظر یہ مان لینا چاہیے کہ حضرت مولانا سعد اللہ خان بنی اسرائیلی سٹربنی نسل میں نسلاً گاگڑ (غوری) قوم سے تھے۔ اس نسل کے لوگ وادیٔ پشاور میں ممتاز حیثیت اور اہمیت کے مالک ہیں اور ایک بہت ہی بڑی قوم ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے اشارہ کیا گیا ہے اس موضوع پر کسی دوسری صحبت میں تفصیلی معلومات پیش کر دی جائیں گی۔ امید ہے یہ چند سطور بغرض اصلاح دلچسپی سے پڑھی جائیں گی۔

رویتِ ہلال

(مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی)

اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں اُن مسائل پر بحث کی گئی ہے جن کا تعلق رویت ہلال سے ہے تاکہ اس مسئلہ پر مسلمانوں میں اختلاف و انتشار پیدا نہ ہو اور وہ اجتماعی تقریبات پورے اتحاد و اتفاق سے منایا کریں۔ اس موضوع پر یہ ایک مستند تصنیف اور کامیاب دعوتِ فکر ہے۔ صفحات ۵۳ قیمت ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ : ادارۂ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور

© rasailojaraid.com